

کر لیا گیا تھا کہ نہر مکمل ہوتے ہی شیریں تھیں مل جائے گی۔ فرہاد نے نہر مکمل کر دی، لیکن اسے شیریں کے مرجانے کی جھوٹی خبر سنا کر خود کشتی پر مجبور کر دیا گیا۔ یہ عام افسانہ ہے، تاریخی حقائق سے اسے کوئی تعلق نہیں۔ البتہ سمجھا جاسکتا ہے کہ پانی ضرور پہاڑ سے لایا گیا۔ مگر پہاڑ کاٹ کر نہیں زیادہ تر ویسی ہی محرابی گزر گاہیں بنا کر جیسی بومی پانی لانے کے لیے ننگ و گچ سے بنایا کرتے تھے۔

**مشرح :** مرزا کہتے ہیں کہ فرہاد تو عشق کا دعویٰ رکھتا تھا، پھر اس نے اپنے رقیب خسرو پرویز کے باغ اور محل کے لیے پہاڑ کاٹ کر نہر لانے کی مزدوری کیوں قبول کی؟ کھلا سچے عاشق بھی رقیبوں کی عیش و عشرت کے لیے مزدوری کر کے ضروری سر و سامان بہم پہنچاتے ہیں؛ حق یہ ہے کہ ہم تو فرہاد کی نیک نامی تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔

بحث یہ نہیں کہ فرہاد اچھا تھا یا بُرا، اس کا رتبہ بلند تھا یا نہیں تھا۔ یہاں بحث صرف یہ ہے کہ مرزا نے فرہاد کے افسانے سے ایک نکتہ ایسا پیدا کر لیا، جو یقیناً اس مسکین کے لیے نیک نامی کا باعث نہیں سمجھا جاسکتا۔ یعنی عاشق ہو کر رقیب کی عیش و عشرت کے لیے مزدوری پر آمادہ ہو جانا کون سی خوبی کی بات ہے؟ اگر کہا جائے کہ فرہاد شیریں کے لیے نہر نکالنے پر آمادہ ہوا تھا تو شیریں خسرو پرویز کی بیوی تھی، اس کے محل اور باغ کے لیے جو نہر لائی گئی، وہ بہر حال خسرو پرویز ہی کی عشرت گاہ کے لیے تھی۔

**۳۔ مشرح :** پہلے مصرع ہیں ”وہ“ کا اشارہ گھر کی طرف ہے، تصریح

اس لیے ضروری ہوئی کہ مرزا غالباً ضرورت شعری سے مجبور ہو کر ”دشت“ کو ”گھر“ سے پہلے لائے۔

بشک میرا گھر بھی خرابی و ویرانی کے اعتبار سے دشت کے مقابلے میں کم حیثیت نہیں رکھتا، لیکن اس میں وہ بینائی اور کشادگی کہاں، جو دشت میں ہے